۵۔ 132 ہجری میں خفیہ ریشہ دوانیوں سے اور بالخصوص ابو مسلم خراسانی کی کوششوں سے خلافت بنو امیہ ختم ہوگئی اور وعدہ خلافی کرتے ہوئے بنو عباس نے مسند خلافت پر خود قبضہ جما لیا۔ لیکن عوام میں مقبولیت برقرار رکھنے کیلئے واقعہ کربلا برابر منایا جاتا رہا۔ عباسیوں نے ماتم حسین میں سیاہ لباس کو اپنے دربار کا شعار بنالیا۔ ''ہر عیب کہ سلطان بہ پسند ہنر است''

٦۔ نام نہاد محبانِ اہل بیت نے ماتم حسین کو غیر معمولی شہرت دینے کیلئے جان توڑ کوششیں کیں۔ ان کی بدعات نے اہل سنت والجماعت کے کئی لوگوں کو اور سادات کرام تک کو صحابہؓ سے بدظن کیا۔ حتی کہ بدیع الزمان ہمدانی نے سڑکوں پر لڑکوں کو حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ پر تبرا کرتے سنا۔ عباسی خلافت کے خاتمے پر عین ممکن تھا کہ ماتم حسینؓ اور کربلا کے واقعہ کی یاد ختم ہو کر رہ جاتی۔ لیکن بدعات و خرافات کے دلدادہ اس فرقے نے سرپرستی کرتے ہوئے یہ رسم جاری رکھی۔

352 ہجری میں ابن بویہ معز الدولہ ویلی نے غم حسینؓ منانے کا شاہی حکم جاری کر دیا کہ '' دفاتر اور بازار بند رہیں، ماتم حسینؓ کیلئے عورتیں بال کھول کر باہر نکلیں'' .... نفس پرست پبلک اس رسم کو کیسے بند ہونے دیتی !!!!

ے۔ دعویدارانِ محبتِ اہل بیت نے علمی محاذ سے بھی اہل سنت والجماعت کے عقیدہ و عمل پر حملے شروع کر دیے۔ ''کلبی'' نے جھوٹی روایات وضع کیں، ابو مخنف اور دوسرے سبائی مصنفین نے خوب افراط و تفریط سے کام لیا۔ ان کی تصانیف صرف جذبات کی تسکین اور حصول شہرت کیلئے تھیں۔ ان کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ انہوں نے واقعہ کربلا کی یاد تازہ کرنے کو اسلام کا محور ہی بنا ڈالا۔

۸۔ پاک و ہند میں تعزیہ کی رسم ''تیمور لنگ'' نے جاری کی۔ اودھ کے نوابوں نے اسے سرکاری تحفظ فراہم کیا۔ امام باڑہ بنانے اور تعزیہ رکھنے والوں کو جاگیریں دیں۔

۹۔ 320 ہجری میں معز الدولہ ویلمی پہلا شخص تھا، جس نے دلکش چیزوں کا اپنی طرف سے اضافہ کر کے طبل، ڈھول، تاشے، تعزیہ اور دُلدل کا تعارف کرایا۔ مرثیہ خوانوں نے سینوں پر موسیقی آفریں ضربات لگانا شروع کر دیں، مردوں کے سبز و سیاہ ملبوسات، زنانہ ٹولیوں کی شراکت، ''ہائے حسینا، ہائے افسوس'' کا نعرہ، عوام سے داد طلبی اور حکام سے جاہ طلبی۔ اب سوائے حضرت مہدی موعود کے ان خرافات کا انسداد نظر نہیں آتا۔

❀❀❀❀❀❀

6 قسم کے لوگ ہمیشہ غمگین رہتے ہیں:

1 - فقیر...... جس کی مالداری کا زمانہ قریب ہی گزر چکا ہو۔ 2- مالدار...... جس پر اپنے مال کے خرچ ہونے کا خوف سوار ہو۔

3 - امیدوار...... جو اپنی صلاحیت سے بڑھ کر بلند درجے کا طلبگار ہو۔ 4 - کینہ ور...... جو بغض و عداوت میں حد سے بڑھا ہوا ہو۔

5 - حاسد...... جس کا حسد انتہا کو پہنچ چکا ہو۔ 6 - ادب نا آشنا............ جو ادیبوں کا ہم نشیں ہو۔

طب وصحت

انسانی طبائع اوراجزائے غذا

راشد صدیقی

سبزیوں میں موجودوٹامن کے بیان سے پہلے انسانی طبیعت کی مختلف اقسام کا بیان کرنا مناسب ہوگا، کیونکہ سبزیوں کے خواص میں ہم نے انسانی طبیعت کے خواص کا ذکر کیا ہے جن کے لیے وہ سبزیاں مضر یا مفید ہیں۔

انسانی طبائع کی چاراقسام ہیں:

بادی مزاج: یہ لوگ عام طور پر درمیانہ طبقے کے ہوتے ہیں، یہ زیادہ خوش طبع ہوتے ہیں ان کی طبیعت میں بلغم زیادہ ہوتا ہے۔

صفراوی مزاج: ان لوگوں کے مزاج میں تیزی ہوتی ہے،خون میں حدت زیادہ ہوتی ہےاورطبیعت میں گرمی۔

دموی مزاج: یہ لوگ زیادہ تنومنداورموٹے تازے ہوا کرتے ہیں،رنگت سرخ سفید ہوتی ہے، ان میں خون زیادہ ہوتا ہے۔

سوداوی مزاج: یہ لوگ خشک مزاج ہوتے ہیں اوران میں سوچ بچار کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ان کی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہےاور یہ بے حدزودرنج ہوتے ہیں۔

ان مزاجوں کے مطابق ماہرین نباتات وطب نے سبزیوں کے بھی خواص دریافت کیے ہیں۔جدید تکنیک وتحقیق نے سبزیوں کے جوہروں ''وٹامن،نمکیات اورمعدنیات'' کا ذخیرہ دریافت کیا ہےاوراسی بنیاد پرسبزیوں کی افادیت کوادویات سے دوچند ثابت کردیا ہے۔سبزیوں اورپھلوں کا استعمال طبیعت اورمزاج کے مطابق کرنا چاہیے۔دنیا میں مکمل غذا تین اشیاء کوکہا جاتا ہے۔ان میں جسم انسانی کی تعمیر کے لیے مطلوب تمام اجزاءموجودہوتے ہیں۔انسانی جسم کی تعمیر کے لیے مندرجہ ذیل اشیاء ضروری ہیں:

۱۔ حیاتین ۲۔ چونااورلحمیات ۳۔ مختلف روغنیات اورمعدنیات

دودھ، انڈے اورمچھلی میں یہ سبھی اجزاءموجود ہیں۔انڈے سے ایک مکمل جسم بنتا ہےاوردودھ بھی ابتداء سے جسم کی پرورش کرتا ہےاورابتدائی عمر میں بچہ صرف دودھ پی کر پروان چڑھتا ہےاورمچھلی بھی انسانی جسم کی ایک مکمل غذا ہے۔

کھجوراورآم نیز ہمارے ہاں وافرمقدار میں پائے جانے والی خوبانی پھلوں میں سب سے زیادہ طاقت ور پھل ہیں۔پرانے وقتوں میں لوگ علاقے میں میسر پھلوں اورسبزیوں سے ہی توانائی حاصل کرتے تھے۔عرب کے صحراؤں میں لوگ